سبق 6

رکاوٹوں پر غالب آئیں

پولس رسول قید خانہ میں تھا لہذا اب وہ المسیح کی خوشخبری کی منادی نہیں کر سکتا تھا۔ اب وہ لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے سفر نہیں کر سکتا تھا۔ اب وہ لوگوں کے پاس نہیں جا سکتا تھا۔ وہ جسکی خواہش تھی کہ اپنے نجات دہندہ کے متعلق گفتگو کرے اب بلی کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ پھر بھی وہ یہ کہنے کے قابل تھا

''لیکن خدا کا کلام قید میں نہیں ہے'' (۲ تیمتھیس ۲:۹)

المسیح کی خوشخبری کو پھیلانے کی کوشش میں ہمیں بہت سی رکاوٹوں یا راستوں کے بند ہونے کا تجربہ ہو سکتا ہے۔ یہ رکاوٹیں ہر ملک اور ہر تہذیب میں مختلف ہونگی۔ اگر ہم مرد و زن کو المسیح کے لئے جیتنا چاہتے ہیں تو ہم ان مشکلات کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

اب چونکہ میں نے اپنی زندگی میں المسیح کے شاندار کاموں کو دیکھا ہے۔ اسلئے میں پختہ یقین رکھتا ہوں کہ کوئی رکاوٹ اسقدر مضبوط نہیں جو خوشخبری کو پھیلنے سے روک سکے۔ خدا کے کلام کو ہر جگہ تمام لوگوں تک پہنچنا ہے۔ المسیح کی خوشخبری کسی حد بندی یا قومیت کو نہیں جانتی۔

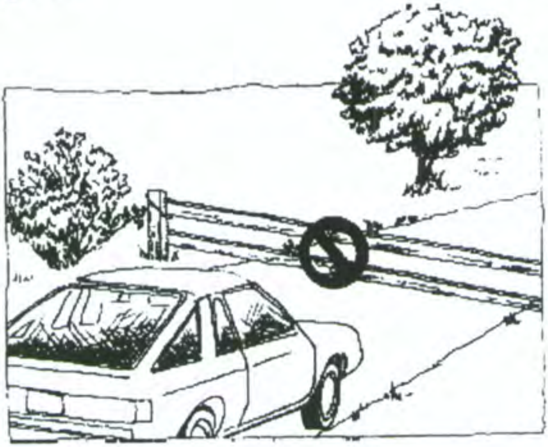

ایک کہاوت ہے

"پرہیز علاج سے بہتر ہے"

میں ایمان رکھتا ہوں کہ جسقدر ہم رکاوٹوں کے متعلق زیادہ جانیں گے اسی قدر ہم ان پر غالب آنے کے قابل ہونگے۔ گذشتہ سبق میں ہم نے خوشخبری کو پھیلانے کی چند ضروریات پر غور کیا۔ اب ہم دیکھیں گے کہ خوشخبری کو پھیلاتے وقت چند رکاوٹوں پر کس طرح غالب آیا جا سکتا ہے۔ یادرکھیں کہ اگر خدا ساتھ ہوتو ناممکن ممکن بن جاتا ہے۔

اس سبق میں آپ مطالعہ کریں گے......

شناخت سے متعلق رکاوٹیں

مذہبی رکاوٹیں

زبان سے متعلق رکاوٹیں

معاشرتی رکاوٹیں

یہ سبق آپکی مدد کریگا......

☆شخصی بشارت میں آنے والی رکاوٹوں کی شناخت کرنے اور جاننے میں کہ ان پر کیسے غالب آیا جا سکتا ہے۔

شناخت سے متعلق رکاوٹیں

مقصد نمبر 1 وضاحت کرنا کہ خدا انسان کی شناخت کیسے کرتا ہے۔

آج دنیا کے بہت سے ممالک میں لوگوں کے دلوں میں ایک بہت بڑی خواہش ہے کہ وہ اپنی حقیقی شناخت کو تلاش کریں۔ کوئی امریکی نہیں چاہتا کہ اسے فرانسیسی کہا جائے۔ کوئی برطانوی شہری نہیں چاہے گا کہ وہ جرمن کہلائے۔ کوئی افریقی یہ پسند نہیں کرے گا کہ اسے ان میں سے کسی بھی نام سے پکارا جائے۔ ہر جگہ لوگ اپنی شناخت پر فخر کرتے ہیں کہ وہ کون ہیں۔ یہ ایک فطرتی بات ہے۔

مسیحی خادم ہوتے ہوئے ہمیں لوگوں کو اس طرح دیکھنا چاہیے جس طرح خدا انہیں دیکھتا ہے۔ خدا کی محبت سب کے لئے ہے۔ اس نے ساری دنیا سے محبت رکھی۔ یعنی تمام اقوام، تمام نسلوں سے خواہ انکی زبان اور رنگ کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ جب روح القدس آیا کہ شاگردوں کو مسیح کی گواہی دینے کے لئے قوت بخشے تو یروشلیم میں دنیا کی تمام اقوام کے لوگ موجود تھے۔ ان سب لوگوں نے گویا اپنی زبان میں شاگردوں کو خدا کو جلال دیتے ہوئے سنا (اعمال ۲:۱-۱۲)۔

بین الاقوامی سطح پر اسرائیل کا ملک ایک امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔ بائبل کے ہر دور میں کہا جاتا تھا کہ اسرائیل دریافت شدہ دنیا کے مرکزی حصہ پر محیط ہے۔ پیغام رسانی کے لئے یہاں سے شاہراہیں گذرتی تھیں بہت سے ممالک کے بحری جہاز اس

چھوٹے سے ملک کے گرد پھیلے ہوئے سمندروں میں سفر کرتے تھے۔ جب خدا نے المسیح کو وہاں بھیجا تو یقیناً تمام اقوام خدا کے ذہن میں تھیں۔ اس سے خوشخبری کا پوری دنیا میں پہنچنا ممکن ہوا۔ خدا کی نگاہ میں تمام اقوام یکساں ہیں۔

آسمان میں تمام اقوام کے لوگ شامل ہونگے۔ وہ ہر زبان میں خدا کی ستائش

اور تمجید کریں گے۔ یوحنا رسول نے اس کی رویا دیکھی (مکاشفہ ۷:۹)۔

اسی المسیح نے مجھ جیسے افریقی کو بچایا ہے۔ اور اسی نے آپ کو بھی بچایا ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کا تعلق کس قوم سے ہے۔ ہم ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ہم مختلف اقسام کے کھانے کھاتے ہیں۔ ہم مختلف طریقے سے بولتے ہیں۔ ہم اس لحاظ سے بھی مختلف ہیں کہ ہم مختلف لباس پہنتے ہیں۔ لیکن المسیح نے ہم سب کو ایک کیا ہے۔ روح القدس ہمیں یکجا کرتا ہے۔

کچھ ممالک میں لوگوں نے رواج بنالیا ہے کہ جب وہ مسیحی بنتے ہیں تو کوئی مسیحی نام رکھتے ہیں،۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ مسیحی نام رکھنے سے کسی کی زندگی تبدیل نہیں ہوسکتی۔ المسیح نے آپکو لوگوں کے نام یا انکے کام کرنے کے طریقوں کو تبدیل کرنے کے لئے نہیں بلایا۔ المسیح نے آپکو اسلئے بھیجا ہے کہ آپ ان کو اپنی مسیحی زندگی اور ایمان میں شریک کریں جس سے ان کی زندگیاں بدل جائیں۔

وہی روح جس نے فلپس کی بیابان میں ایک افریقی تک رہنمائی کی (اعمال ۸:۹) اور جس نے پولس کی یورپ تک رہنمائی کی (اعمال ۱۶:۶-۹)۔ وہی روح پنتکست کے دن شاگردوں پر نازل ہوا (اعمال ۲:۴)۔ اور یہی روح کرنیلس کے گھر میں نازل ہوا (اعمال ۱۰:۴۵)۔ اگر میں اور آپ اس بات سے واقف ہو جائیں کہ خدا ہمارے ساتھ ایک جیسا سلوک روا رکھتا ہے تو ہم لوگوں کو اسی طرح دیکھنے کے قابل ہو جائیں گے جس طرح خدا انہیں دیکھتا ہے۔ ہم رنگ و نسل کی رکاوٹوں پر غالب آنے کے قابل ہو جائیں گے۔ پھر خدا نہ صرف ہمیں ہمارے گھر اور ملک میں استعمال کر سکے گا بلکہ دوسرے لوگوں کے درمیان بھی جو ہم سے بہت حد تک مختلف ہیں۔

مشق

1 خدا ہماری..............................کوتبدیل کرنا چاہتا ہے۔

(شناخت/ زندگی)

2 خدا کی نظر میں تمام لوگ.............................. ہیں۔

(مساوی/مختلف)

3 جب ہم اپنی شناخت کی بات کرتے ہیں تو ہمارا مطلب ہوتا ہے

..............................(ہم کس طرح عمل کرتے ہیں/ ہم کون ہیں)

4 مسیحی ہوتے ہوئے ہمیں..............................

سے چھٹکارا حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ (یگانگت/ رکاوٹوں)

مذہبی رکاوٹیں

مقصد نمبر 3 بیان کرنا کہ ایک مسیحی خادم کس طرح بہتر طور پر مذہبی رکاوٹوں پر غالب آ سکتا ہے۔

دنیا میں بہت سے مذہب ہیں۔ بعض ترقی پذیر ممالک میں ہر علاقے یا قبیلہ کا اپنا مذہب ہوتا ہے۔ یا پھر وہاں مختلف مذاہب ہوتے ہیں۔ بے شک یہ ان میں ایک بڑی رکاوٹ ہے جس کا ہمیں اس وقت سامنا کرنا پڑتا ہے جب ہم لوگوں کو المسیح کے لئے جیتنے کی کوشش کرتے ہیں۔

بعض مرتبہ لوگوں نے مجھ سے کہا

''میں اپنے بزرگوں کے مذہب کونہیں چھوڑ سکتا۔ مجھے اپنے بزرگوں کی روایات سے مخلص رہنا ہے۔ مسیحیت میرے آباؤاجداد کے لئے نیامذہب ہے۔اور یہ سفید فام لوگوں کامذہب ہے۔ میں اس بات کایقین نہیں کرسکتا''

جب آپ کواس طرح کی رکاوٹ کا سامنا کرناپڑے تو آپ کیا کریں گے؟

سب سے پہلے وہ لوگ جو یہ باتیں کرتے ہیں۔ انہیں موقع دیں کہ آپ کی زندگی میں آنی والی تبدیلی کودیکھ سکیں۔ انہیں بتائیں کہ خُدا اُن سے محبت رکھتا ہے۔ تکرار نہ کریں۔ اس سے آپ کسی نتیجہ تک نہیں پہنچیں گے۔ یادکریں پولس رسول کیا لکھتا ہے۔ وہ ان لوگوں کی مانند تھا جس کے پاس اس کے باپ کا مذہب تھا۔ وہ اپنے خاندان کی تمام روایات سے وفادار تھا۔ اوران کے لئے کلی طور پر وقف تھا۔ وہ ان تمام عورتوں، مردوں اور بچوں کو پکڑکر قید میں ڈال دیتا جوالمسیح کے متعلق بات کرتے۔ اس کے لئے مسیحیت کوئی نئی چیزتھی جوکہ پورے طور پراس کی تہذیب اوراس کے باپ دادا کے مذہب سے مختلف تھی۔ یہاں تک کہ وہ اس خوشخبری کے پھیلانے والے بعض لوگوں کے قتل میں بھی شامل تھا (اعمال ۸:۱۔۳)۔ لیکن اسکے باوجود یہی شخص المسیح سے ملااور وہ ان سب باتوں کوجن پر وہ پہلے ایمان رکھتا تھا بھلادینے کے لئے تیارتھا۔

اعمال ۸:۹ میں ہم شمعون نامی ایک شخص کے بارے میں پڑھتے ہیں جس نے اپنے جادو کی قوت سے ہرایک کوحیران کررکھاتھا۔ میں نے اس جیسے اور بھی لوگ دیکھے ہیں جواپنی مذہبی ریاضت سے بڑی قوت کے مالک نظر آتے ہیں۔ وہ عظیم لوگ سمجھے جاتے ہیں۔ ان کے مشورے کے بغیرکوئی تقریب، کوئی شادی یا تجہیر وتکفین کی کوئی رسم ادانہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ انکے مشورے کے بغیر بیج تک نہیں بویا جاتا۔ لیکن اسکے باوجود میں نے ان میں سے چندلوگوں کوالمسیح کواپنا نجات دہندہ قبول کرتے دیکھتا ہے۔ ان کی زندگیاں

یکسر بدل گئیں۔ انہوں ے اپنے تمام بتوں کو جلا دیا اور جادو کو چھوڑ دیا۔ کسی نے بھی انہیں مجبور نہیں کیا کہ وہ ایسا کریں۔ انہوں نے اس لئے ایسا کیا کیونکہ انہوں نے المسیح کو پالیا تھا۔

کوئی ایسی رکاوٹ نہیں جسے خوشخبری کی قوت توڑ نہ سکے۔ اپنے گواہی دینے کے کام میں حوصلہ نہ ہاریں۔ جو کچھ المسیح نے آپ کے لئے کیا ہے اسکا کا اعلان کرنے سے خوف زدہ نہ ہوں۔ ہمارا خداوند ابد تک یکساں ہے۔ اس نے فرمایا ''کیونکہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے'' (متی ۲۸:۱۸)۔ حتیٰ کہ موت یا دوزخ خوشخبری پھیلانے سے نہیں روک سکتے۔ رومی سلطنت نے اسے روکنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی! کوئی بھی مذہبی رکاوٹ ایسی نہیں ہے جسے خوشخبری کی قوت تبدیل نہ کر سکے لیکن ہم اکیلے اس کام کو نہیں کر سکتے۔ بلکہ روح القدس جو ہمارے اندر کام کر رہا ہے وہی اس کو کریگا۔

مشق

5 کسی سے گفتگو کرتے وقت مذہبی رکاوٹ پر غالب آنے کا بہترین طریقہ ہے

الف: اس کو قائل کرنے کی کوشش کرنا کہ اس کا مذہب غلط ہے۔

ب: اس کو بتانا کہ آپ نے اس کے مذہب کو آزمایا ہے لیکن اس کے مذہب سے آپکو فائدہ نہیں پہنچا۔

ج: اپنی زندگی سے اسے دکھانا کہ آپ کے پاس اسے پیش کرنے کے لئے بہترین چیز موجود ہے۔

6 مذہبی لوگوں میں خوشخبری کا اعلان کرتے وقت ہمیں خوفزدہ ہونے کی قطعا ضرورت نہیں کیونکہ

الف: خوشخبری کی قوت دوسری کسی بھی قوت سے بڑھ کر ہے۔

ب: وہ بنیادی طور پر اچھے لوگ ہیں۔

7 کیا آپ یا کوئی اور ایسا شخص جسے آپ جانتے ہوں کسی اور مذہب سے المسیح کے پاس آیا ہے؟...اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو آپ نے کیوں تبدیل ہونے کا فیصلہ کیا؟

....

زبان سے متعلق رکاوٹیں

مقصد نمبر 3 دو زبان سے متعلق رکاوٹوں اور راستوں پر غالب آنے کے طریقے بیان کرنا۔

آپ اپنے لوگوں کو کسی بھی دوسرے شخص سے بہتر طور پر جانتے ہیں۔ اسی لئے شخصی بشارت کا جو نمونہ المسیح نے دیا یعنی اپنے علاقے میں گواہی دینے کے باعث آپ با آسانی اس نمونے کی پیروی کر سکتے ہیں۔

میں ایمان رکھتا ہوں کہ جب المسیح ہمیں بچاتے ہیں اور اپنی محبت کی گواہی دینے کے لئے بھیجتے ہیں تو وہ زبان کی رکاوٹوں پر غالب آنے میں ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ وہ دوسری زبانوں کو سیکھنے میں ہماری مدد کر سکتے ہیں تا کہ ہم دوسرے لوگوں کو بتا سکیں کہ المسیح نے ہمارے لئے کیا کچھ کیا ہے۔

بہت سے مشنریوں کو ہماری (مصنف کی) زبان بولنے کی وجہ سے افریقن کے نام سے پکارا گیا۔ میرے ملک میں بہت سے مسیحی خادم اس قابل ہوئے کہ انہوں نے مختلف زبانیں سیکھیں تا کہ دوسرے قبائل کے لوگوں تک پہنچ سکیں اور انہیں المسیح کے متعلق بتائیں۔ اگر خداوند آپکو دوسری زبان سیکھنے کا موقع دے تو ضرور ایسا کریں۔ اس سے آپ کو اور زیادہ موقع ملے گا کہ آپ المسیح کی نجات بخش قدرت کی خوشخبری پھیلا سکیں گے۔

پولس رسول کو کسی ترجمان کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ وہ عبرانی اور یونانی دنوں زبانیں جانتا تھا اور ممکن ہے کہ اس کے علاوہ وہ اور زبانیں بھی جانتا ہو۔ اگر خدا آپکی رہنمائی کرتا ہے کہ آپ ایسے لوگوں کے سامنے انجیل کی گواہی دیں جو فرق زبان بولتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ اس رکاوٹ کو راہ میں حائل ہونے دیں۔

زبان کی ایک اور رکاوٹ ہے جس کا ہمیں دنیا کی دوتہائی آبادی میں سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ رکاوٹ ہے ناخواندگی یعنی اپنی ہی زبان پڑھنے اور لکھنے کے قابل نہ ہونا۔

یہ درست ہے کہ اقوام متحدہ ایک کثیر رقم تعلیمی پروگرام پر صرف کرتی ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ بہت سے ممالک نے عوامی تعلیم پر زور دیا ہے کیونکہ یہ ان کی معاشی ترقی کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ کلام مقدس کا ایک ہزار سے زیادہ زبانوں میں ترجمہ کیا جاچکا ہے۔ تو بھی دنیا کے دوتہائی لوگ اس کو پڑھ نہیں سکتے۔ صرف میرے ملک میں پچانوے فیصد آبادی پڑھ لکھ نہیں سکتی۔

ہم کس طرح اس قدر بڑی رکاوٹ پر غالب آسکتے ہیں؟ ہم ایسے لوگوں کو کلام مقدس یا مسیحی کتب نہیں دے سکتے جو پڑھ لکھ نہیں سکتے۔ کیا یہ رکاوٹ ہمیں ان لوگوں کو جیتنے کی کوشش سے روک سکے گی؟ ہرگز نہیں!

ہمارا خداوند اس رکاوٹ پر غالب آیا ہے۔ جب وہ تعلیم یافتہ فریسیوں سے گفتگو کررہا تھے تو انہوں نے تحریری کلام کا حوالہ دیا ''کیا تم نے نہیں پڑھا'' (متی ۱۹:۴)۔ لیکن جب المسیح عام لوگوں سے کلام کرتے تو وہ روزمرہ زندگی کی اشیاء کے متعلق گفتگو کرتے تاکہ وہ خدا کی محبت کو سمجھ سکیں۔ مثال کے طور پر المسیح نے فرمایا کہ خدا ہماری اسقدر فکر کرتا ہے کہ اس نے ہمارے سر کے بال بھی گن رکھے ہیں (متی ۱۰:۳۰)۔ آسمان کی بادشاہی کو ظاہر کرتے ہوئے آپ نے انہیں بیج بونے والے کے متعلق، شادی کی ضیافت کے متعلق اور کھوئے ہوئے درہم کے متعلق تمثیل سنائیں۔ المسیح اس قدر عملی رویہ رکھتے تھے کہ عام لوگ بڑی خوشی سے آپکی باتیں سنتے تھے (مرقس ۱۲:۳۷)۔

جو لوگ پڑھ لکھ نہیں سکتے۔ ان کو سکھایا جاسکتا ہے کہ وہ کلام کی آیات کو زبانی یاد

کریں۔ جب کلام ان کے دلوں میں ہوگا تو یہی کلام ان کو گناہ سے دور رکھے گا (زبور۱۱۹:۱۱)۔

مشق

8 زبان کے متعلق دو رکاوٹیں کیا ہیں؟

الف: ....

ب: ....

9 المسیح کس طرح ناخواندگی جیسی رکاوٹ پر غالب آئے؟

الف: المسیح نے لوگوں کو سکھایا کہ نوشتوں کا مطالعہ کس طرح کرنا چاہیے۔

ب: آپ نے ان کی روزمرہ زندگی سے تماثیل لے کر انہیں روحانی سچائیوں کی تعلیم دی۔

10 اگر خدا آپ کو ایسے لوگوں کے پاس بھیجتا ہے جن کی زبان سے آپ واقف نہیں تو کام کرنے کا بہتر طریقہ کیا ہوگا۔

الف: ان کی زبان سیکھنے کی کوشش کریں۔

ب: کسی ایسے شخص کی تلاش کریں جو آپ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچائے۔

معاشرتی رکاوٹیں

مقصد نمبر 4 وضاحت کرنا کہ جب ایک شخصی مبشر کا سامنا معاشرتی رکاوٹوں سے ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے۔

جس طرح کئی گروہ منظم ہیں یہ شخصی بشارت میں رکاوٹ بن سکتے ہے۔ مثال کے طور پر افریقہ کے بہت سے ممالک میں حکمت کو عمر سے ناپا جاتا ہے۔ اس بات کو عقیدہ مانا جاتا ہے کہ آپ جس قدر عمر رسیدہ ہیں اسی قدر عقلمند ہیں۔ اس لئے یہ مناسب نہیں سمجھا جاتا کہ کوئی نوجوان کسی بزرگ سے ایمان جیسے معاملہ پر گفتگو کرے۔ ایسے حالات میں ایک نوجوان کو گفتگو کرنے کے لئے دلیری اور حوصلہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایسی رکاوٹوں کا سامنا کرنے والے ہم اکیلے ہی نہیں۔ بلکہ المسیح کو بھی ان کا سامنا کرنا پڑا۔ بارہ برس کی عمر میں آپ نے شریعت کے عالموں سے بحث کی اور وہ حیران رہ گئے۔ ان کے لئے ایک لڑکے میں اس قدر حکمت دیکھنا حیران کن اور غیر معمولی بات تھی (لوقا ۲: ۴۷)۔ بعد ازاں المسیح کی خدمت کے دوران ان لوگوں نے جو کوشش کر رہے تھے کہ انہیں خوشخبری پھیلانے سے روکیں ان کے ادنی سماجی پس منظر پر بھی بحث کی۔ یہاں تک کہ آپ کے دوستوں نے اپنے آپ سے یہ پوچھنا شروع کیا کہ جو کچھ وہ کر رہے تھے کیا وہ اسکا شعور بھی رکھتے تھے (مرقس ۱۳:۲۱)۔

جب اس اندھے شخص نے جسے المسیح نے شفا بخشی تھی یہودیوں کے مذہبی رہنماؤں کو یہ بتانے کی کوشش کی کہ المسیح کا آنا خدا کی طرف سے ہے تو انہوں نے اس کی بات کو قبول نہ کیا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ وہ شخص ان سے خدا کے متعلق بات کرنے کے قابل ہے۔ وہ بزرگ تھے اور اس سبب سے اس سے عقل مند (یوحنا ۹: ۲۸۔۲۹، ۳۴۔۳۹)۔

تیمتھیس نوجوان پاسبان تھا جسے پولس رسول نے افسیوں کی کلیسیا میں نگہبان مقرر کیا۔ اسے نوجوان ہونے کے باعث سماجی رکاوٹ کا سامنا تھا۔ اس لئے پولس نے اس کی حوصلہ افزائی کے لئے اسے لکھا۔ اس نے خداوند اور اسکے پاک فرشتوں کے روبرو اسے تاکید کی کہ وہ اپنی ذمہ داری کو قبول کرے (۱۔تیمتھیس ۴: ۱۱، ۱۲)۔

آپ کو بھی سماجی مخالفت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اگر گواہی دینے کے لئے آپ کسی شخص تک جا پہنچیں جس کا دنیا میں بہت اونچا مقام ہو یا ایسے لوگوں تک جو آپ سے زیادہ تعلیم یافتہ اور امیر ہوں۔ تو شاید وہ آپ کو اس نظر سے دیکھیں کہ گویا آپ انہیں خدا کی محبت کے متعلق بتانے کے اہل نہیں ہیں۔ لیکن اس وقت بھی خوشخبری سنانا بند نہ کریں۔ صرف اتنا یاد رکھیں کہ جس نے آپ کو بھیجا ہے وہ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے۔ وہ آپ کو حکمت بخشے گا۔ المسیح غالب آیا۔ تیمتھیس غالب آیا۔ آپ بھی غالب آئیں گے۔

مشق

11 درست بیانات کے حرف تہجی پر دائرہ کھینچیں۔

الف: اگر میں المسیح کے نمونے کی پیروی کروں تو میں زندگی میں اونچے مرتبہ والے لوگوں میں گواہی دینے سے خوفزدہ نہیں ہونگا۔

ب: مجھے صرف اپنے سے چھوٹوں کو المسیح کے متعلق بتانا چاہیے۔

ج: جو ہم سے مختلف ہیں ان کو خوشخبری سنانے کے لئے ہمیں حکمت اور دلیری کی ضرورت ہے۔

د: مجھے ہر وقت ہر ایک کو خوشخبری سنانے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

و: اگر ہم کسی سے المسیح کے متعلق گفتگو کرنے میں اپنے آپ کو نااہل سمجھتے ہیں تو ہمیں خاموش رہنا چاہیے۔

12 وہ کون سی اہم ترین سچائی ہے جو آپ نے اس سبق سے سیکھی ہے؟

....

....

سوالات کے جواب

1 زندگی۔

2 مساوی۔

3 ہم کون ہیں۔

4 رکاوٹیں۔

5 ج: اپنی زندگی سے اسے دکھانا کہ آپ کے پاس اسے پیش کرنے کے لئے کوئی بہتر چیز ہے۔

6 الف: خوشخبری کی قوت دوسری کسی بھی قوت سے بڑھ کر ہے۔

7 آپ کا جواب۔ میں انتہائی خوش ہوں کہ المسیح نے میری زندگی کو ایک نیا رخ دیا ہے۔

8 الف: کسی کو خوشخبری سنانے کی تمنا ہوتی ہے لیکن لوگ اس کی زبان سے واقف نہیں ہوتے۔

ب: کسی ایسے شخص کے سامنے گواہی کے لئے کوشاں ہونا جو کلام مقدس کو پڑھ نہیں سکتا۔

9 ب: آپ نے انہیں روزمرہ زندگی سے تماثیل لے کر روحانی سچائیوں کی تعلیم دی۔

10 الف: ان کی زبان سیکھنے کی کوشش کریں۔

11 الف: درست ب: غلط ج: درست

د: درست ہ: غلط

12 آپ کا جواب میں کہوں گا کہ میں نے سیکھا کہ خدا کے کلام کو قید نہیں کیا جا سکتا اور کوئی طاقت نہیں جو خوشخبری کو ہر جگہ تمام لوگوں میں پھیلنے سے روک سکے۔